إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

اللّٰہ اکبر

روزنامہ

# الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸۳




## مدینۃ المسیح

قادیان ۹ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ ۱/۲ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو شدید نزلہ کے باعث تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادی امتہ الجمیل ہنوز بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

کل شام کی ٹرین سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت منصوری تشریف لے گئے۔

۸ اگست۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب نے اپنے لڑکے فضل الرحمٰن کی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہ نوازش شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

۷۔ اگست مستری غلام محمد صاحب نے اپنے لڑکے کے تولد ہونے کی خوشی میں بعض اصحاب کو دعوت طعام دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری وکھجوال اور دھرم کوٹ بسلسلہ تربیت اور نظارت بیت المال کی طرف سے چودھری فیض احمد صاحب اضلاع ملتان مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان اور ریاست بہاولپور کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھیجے گئے احباب جماعت مقامی ان سے تعاون کریں۔

گزشتہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس کا ایک چھوٹا بچہ محمد احسان اللہ

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### قائلین حیات مسیح سے خطاب

"تعجب کی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو تم کہتے ہو۔ کہ ہم مسیح کو محض ایک بندہ اور نبی مانتے ہیں دوسری طرف ان کی نسبت ایسے عقیدے رکھنا چاہتے ہو۔ جو ان کو خدا بناتے ہیں۔ اس کی وہی مثال ہے۔ کہ ایک شخص تو کسی کی نسبت کہتا ہے۔ کہ وہ مر گیا۔ مگر دوسرا کہتا ہے۔ کہ نہیں مرا تو نہیں۔ مگر نبض اس کی نہیں چلتی۔ بدن بھی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ سانس بھی نہیں آتا۔ اے دانشمندو غور تو کرو۔ اس کے مرنے میں کیا شک رہا جس کی زندگی کا کوئی بھی اثر نہیں پایا جاتا۔ کہتے ہو۔ کہ مسیح خدا نہیں۔ مگر مانتے ہو۔ کہ وہ آجتک زندہ ہے۔ اور زمانہ کے اثر سے محفوظ او لاتبدیل غیر متغیر ہے۔ کہتے ہو کہ مسیح خالق نہیں۔ مگر مانتے ہو۔ کہ اس نے بھی کچھ چڑیاں بنائی تھیں۔ جو ان چڑیوں میں مل گئی ہیں۔ کہتے ہو۔ کہ مسیح عالم الغیب نہیں۔ مگر یہ مانتے ہو۔ کہ وہ تمہارے کھانے پینے کی چیزوں اور تمہارے گھروں کے ذخیروں کی اطلاع دیتا تھا۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ کہ مسلمان کہلا کر ایک خدا کو تمام صفات کاملہ سے موصوف مان کر پھر اس کی صفات ایک عاجز انسان کو دو کچھ تو خدا کا خوف بھی کرو۔ یہی باتیں ہیں جنہوں نے نصاریٰ کی قوم کو جرأت دلا دی ہے۔ اور تمہاری قوم کا ایک بڑا حصہ گمراہ کر ڈالا۔ نہیں کب خبر ہوگی۔ جب سارا گھر لٹ چکیگا۔ تم میرے ساتھ دشمنی نہیں کرتے۔ مگر اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہو۔ میں نے کونسی انوکھی بات کہی تھی۔ یا میں تم سے کچھ مانگتا ہوں پھر مجھ سے عداوت کی کیا وجہ۔ کیا اس لئے کہ میں کہتا ہوں کہ ایک ہی کامل الصفات ذات ہے۔ جو عبادت کے قابل ہے اس کے صفات کسی انسان کو نہ دو۔ کیا اس لئے کہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ دنیا میں ایک ہی کامل انسان گزرا ہے جس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ کیا اس لئے کہ میں کہتا ہوں کہ مسیح کے درجات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درجات

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت احمدیہ ممباسہ کا اظہار اخلاص

جماعت احمدیہ ممباسہ (افریقہ) نے اپنے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر حسب ذیل قرارداد منظور کی۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ ممباسہ و ممبرات لجنہ خلوص دل و صمیم قلب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور از سر نو عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم حضور والا کے تمام احکام و فرامین کی تعمیل بدل و جان کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اور تحریک جدید کے جملہ مطالبات حتی المقدور پورا کرنے کی سعی کریں گے۔

ہمارا یقین و ایمان ہے کہ تحریک جدید القائے الٰہی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی ترقی و استحکام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق پر نازل فرمائی۔ اور ہم محکم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی و شوکت کا راز حضور عالی تبار کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور حضور والا مقام کے دامن مبارک سے پختہ وابستگی اور نظام جماعت کی پابندی و احترام میں مضمر ہے۔ پس ہم اپنے عہد اطاعت و وفاداری کی تجدید کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ حضور والا تبار ہم سب کے لئے دعا فرمائیں کہ ہم اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے۔ اور اپنے آقائے عالیجاہ کے فرمانبردار غلاموں میں سے ہوں۔

خاکسار محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ممباسہ

---

## درس القرآن المجید کے متعلق اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام ۱۵ اگست سے ۱۵ ستمبر تک قرآن مجید اور صرف و نحو کا درس ہوگا انشاء اللہ۔ قرآن المجید کا درس ½۵ بجے بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں ہوا کرے گا۔ اور صرف و نحو کا درس صبح ۸ بجے ہوا کرے گا انشاء اللہ باہر سے جو دوست درس القرآن کے موقعہ پر آئیں گے۔ ان کو میں یہ خوشخبری بھی سناتا ہوں۔ کہ وہ ان دنوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس درس القرآن المجید میں بھی شریک ہو سکیں گے۔ جو حضور مسجد مبارک میں مغرب و عشاء کے درمیان دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

---

## دفتر محاسب کے ذریعہ چندہ بھیجنے والے احباب کو ضروری اطلاع

جو خریداران الفضل دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ قیمت اخبار بھجواتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا خریداری نمبر دفتر محاسب کی اطلاع میں ضرور لکھا کریں۔ بعض احباب صرف اپنا نام لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس طرح دفتر الفضل کو سخت دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور چندہ متعلقہ خریداروں کے کھاتوں میں درج نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انہیں شکایت پیدا ہوتی ہے۔ لہذا آئندہ کے لئے دفتر محاسب کے ذریعہ الفضل کا چندہ بھجوانے والے اصحاب ضرور اس گزارش کو مدنظر رکھیں۔ (منیجر)

---

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۷ اگست ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

| نمبر | نام | نمبر | نام |
|---|---|---|---|
| ۹۱۷ | شیخ عبد اللہ صاحب ضلع بہاولنگر | ۹۲۴ | محمد شفیع صاحب مونگھیر |
| ۹۱۸ | ستری عبد الرحمٰن صاحب منیر پور چاؤں | ۹۲۵ | عبد العزیز صاحب ٹپرہ بنگال |
| ۹۱۹ | ملک حبیب اللہ صاحب سیالکوٹ | ۹۲۶ | پیر چاند صاحب ” |
| ۹۲۰ | مسماۃ بخشی صاحبہ اجمیر | ۹۲۷ | الطاف النساء صاحبہ ” |
| ۹۲۱ تا ۹۲۳ | عائشہ بی بی صاحبہ مع دو بچگان پونچھ کشمیر | ۹۲۸ | پھول میاں صاحب ” |

# اخبار احمدیہ

**قرارداد تعزیت** پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳ جولائی ۱۹۳۸ء میں خان صاحب فقیر محمد خان صاحب مرحوم اور خان بہادر محمد علی خان صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔ خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سکرٹری

**درخواست ہائے دعا** چودھری محمد اسحاق صاحب قادیان اپنے بھائی محمد شریف صاحب کی صحت کے لئے جو خانپور ہسپتال میں بیمار ہیں۔ سردار نذر حسین صاحب اپنے لڑکے کی صحت کے لئے جو عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ محمد ابراہیم صاحب لنگیری ضلع جالندھر محمد صدیق صاحب کی صحت کے لئے جو بعارضہ تپدق عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ نیز عبد الرزاق صاحب کے برسر روزگار ہونے کے لئے غلام محمد صاحب ایم۔ اے جڑانوالہ اپنے لڑکے لئیق احمد کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ منشی خیر الدین صاحب مدرس سانیاں اپنی صحت کے لئے مختار احمد صاحب ہاشمی قادیان اپنے چچا سید وزیر علی شاہ صاحب کی صحت کے لئے جن کی گردن پر رسولی نکل آئی ہے۔ اور اس کا ریلوے ہسپتال لائلپور میں اپریشن کرایا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

**معافی** فضل بیگم نرس بنت میاں نظام الدین صاحب درزی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست پر از راہ ترحم معاف فرما دیا ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

**دعائے نعم البدل** بابو محمد عبد اللہ صاحب کلرک آرسنل لاہور چھاؤنی کا چھوٹا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ مولا بخش صاحب فیض باغ لاہور کی چھوٹی لڑکی ۱۴ جولائی کو فوت ہو گئی ہے۔ صوفی دین محمد صاحب گوجرانوالہ کا لڑکا سعید احمد فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ



# ہندوؤں کے "ایک پیچیدہ سوال" کا حل اسلام میں

اسلام کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسان کی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ایک بنا بنایا اور ہموار رستہ پیش کرتا ہے۔ اور دیگر مذاہب کے پیرو جس وقت تمدنی یا معاشرتی مشکلات سے عاجز آکر نہایت مایوسانہ انداز میں ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اسلام اس کی راہ نمائی کے لئے آگے بڑھتا اس کا ہاتھ پکڑتا۔ اور ایک سچے مونس و غمخوار کی طرح اسے امید اور کامیابی کی روشنی دکھلاتا ہے:۔

مشہور ہندو لیڈر بھائی پرمانند جی کا ایک اخبار "ہندو" نام ہے۔ اس میں "ایک ہندو لڑکی کا پیچیدہ سوال" کے عنوان سے ایک شذرہ شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے:-

"پشاور آریہ سماج کے سابق منتری ایک خاص دقت میں پڑ گئے ہیں۔ ان کی بہن کی شادی راولپنڈی میں ان کی برادری کے اندر ہوئی۔ لڑکا قلعہ میں پچیس روپے کا کلرک ہے لیکن اس کی ماں کچھ ایسی سخت مزاج واقع ہوئی ہے۔ کہ لڑکی کو گھر سے نکال کر اس کے بھائی کے پاس بھیج دیا ہے۔ ایسی حالت میں پیچیدہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب سسرال والے لڑکی کو گھر سے نکال دیں اور اس کے رشتہ داروں میں اسے سنبھال کر رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ تو کیا کیا جائے"؟

واقعی یہ ایک پیچیدہ سوال ہے لیکن اس کا جواب نہایت مضحکہ خیز دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس کا علاج ایک ہی ہے۔ لڑکی کی طرف سے خرچہ کا مطالبہ کیا جائے۔ لیکن اگر وہ خرچہ دینے پر بھی تیار نہ ہو۔ تو کوئی اور انتظام ہونا چاہیئے"۔

یہ ایسا بودا۔ کمزور اور غیر مفید جواب ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ بھائی پرمانند جی ایسے انسان سے اس کی یہ نوعیت مخفی نہیں رہ سکتی۔ مگر وہ بے چارے بھی کریں۔ تو کیا۔ اور ہندو کہلاتے ہوئے۔ ہندو دھرم کی نمائندگی کرتے ہوئے اس سے بہتر جواب لائیں بھی کہاں سے۔ انہیں اگر جواب دیتے وقت ہندو دھرم میں کوئی گنجائش نظر آتی۔ یا کوئی رستہ دکھائی دیتا تو اس عجز اور بے چارگی کے ساتھ یہ کہکر ہتھیار نہ ڈال دیتے۔ کہ:-

"اگر وہ خرچہ دینے پر بھی تیار نہ ہوں۔ تو کوئی اور انتظام ہونا چاہیئے"۔

"خرچہ کے مطالبہ کا مشورہ" کوئی ایسا باریک نکتہ نہیں۔ جس کا اس موقعہ پر ذکر ضروری ہوتا۔ یہ حقیقت اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ تو وہ بے چاری۔ اور اس کے متعلقین پہلے ہی کر چکے ہونگے۔ پھر اگر ایک خاوند مقررہ خرچہ تو ادا کرتا رہے لیکن بیوی کو گھر میں گھسنے کی اجازت نہ دے۔ یا اور کوئی حسن سلوک نہ کرے۔ تو کیا اس طرح کسی نوجوان لڑکی کی زندگی آرام اور اطمینان کی زندگی کہلا سکتی ہے۔ ایسا مرد خود تو دوسری شادی کر کے اپنے لئے سامان راحت پیدا کر سکتا ہے لیکن وہ عورت کیا کرے۔ جسے صرف چند روپے ماہوار مل جاتے ہوں۔ مگر اہلی زندگی نصیب نہ ہو۔ پس اگر خرچہ کی ادائیگی کا انتظام ہو بھی جائے۔ تو بھی گھر سے نکالی ہوئی عورت کی مصیبت میں کمی نہیں واقعہ ہو سکتی۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ بھائی پرمانند جی ایسا انسان اس مشکل کا صرف یہی حل پیش کر کے خاموش ہو جاتا ہے۔ مگر مشکل یہی ہے۔ کہ ہندو دھرم اس بارے میں ان کی قطعاً راہ نمائی نہیں کرتا۔

اگر اس ایک بات کو ہی دیکھا جائے۔ تو ہندو دھرم پر اسلام کی فضیلت روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اسلام اس موقعہ پر یہ کہہ کر نہیں چھوڑ دیتا۔ کہ پھر "کوئی اور انتظام ہونا چاہیئے"۔ بلکہ یہ اور اسی قسم کی دوسری مشکلات جو مرد و عورت کو پیش آسکتی ہیں۔ ان کے حل کرنے کے لئے جامع قانون پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ان حالات میں لڑکی عدالت کے ذریعہ علیحدگی حاصل کر لے۔ اور نئے سرے سے اس کی شادی کا انتظام کیا جائے:۔

یہ صحیح ہے۔ کہ اس وقت اکثر مسلمان بھی اپنی بدبختی کی وجہ سے اس قانون سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور طرح طرح کی ذلتوں۔ اور رسوائیوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں اسلام کا کیا قصور؟ یہ تو ان کی اپنی بدقسمتی ہے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حتے الامکان اسلامی تمدن کو اپنے اندر رائج کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس میں کئی ایسے پیچیدہ سوال جو شادیوں کے متعلق پیدا ہوتے ہیں۔ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام اس لحاظ سے بھی نہایت مکمل اور واضح ہدایات پیش کرتا ہے:۔

## ریاست کشمیر میں نو مسلموں سے ناروا سلوک

مسلمانان ریاست کشمیر نے اگرچہ گلینسی کمیشن کی تحقیقات کے وقت اپنے اس مطالبہ کو بہت اہمیت دی۔ اور بڑے زور کے ساتھ پیش کیا تھا۔ کہ مذہب تبدیل کرنے والوں پر ریاست کے قانون وراثت کے ماتحت جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کو منسوخ کر دیا جائے۔ لیکن کمیشن کے غیر مسلم ارکان نے ادھر ادھر کی غیر متعلق باتیں پیش کر کے اسے ٹال دیا۔ اور باوجود مسلمان ارکان کے اس بارے میں علیٰحدہ رپورٹ لکھنے کے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ اگر مسلمانان کشمیر متحد رہ کر صحیح اور درست طریق عمل اختیار کئے رکھتے۔ تو یقیناً اس ناانصافی کی طرف بھی حکومت کشمیر توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتی۔ لیکن افسوس کہ اندرونی اور بیرونی فتنہ پردازوں نے باہمی جھگڑے۔ اور کشمکش پیدا کر کے مسلمانوں کے لئے آگے بڑھنے کا رستہ روک دیا۔ اور اب جبکہ وہ پوری طرح پراگندہ اور منتشر ہو چکے ہیں۔ تبدیلی مذہب پر ورثہ کی جائداد سے محروم کر دینے کے نامنصفانہ قانون کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔

بے شک اس بارے میں ابھی تک مسلمانوں کی شنوائی نہیں ہوئی لیکن حکومت کشمیر کو اس بات کا تو اچھی طرح علم ہے۔ کہ ریاست کی آبادی کی بہت بڑی اکثریت کے احساسات اور جذبات اس بارے میں کیا ہیں۔ اور وہ اس طریق عمل کو اپنے لئے کس قدر رنجدہ سمجھتی ہے۔ گلینسی کمیشن کی رپورٹ سے بھی اس کے متعلق بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں کئی سال گذر جانے کے بعد اب کچھ نو مسلموں کو ان کی جائدادوں سے محروم کر دینا قطعاً نامناسب اور ناموزوں طریق عمل ہے۔ ریاست کو نہ صرف ان کے بارے میں کوئی تعزیری قدم اٹھا کر مسلمانوں کو شکایت کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی اس پابندی کو ہٹا دینا چاہیئے۔ اگر کسی ہندو کے عیسائی ہونے پر اس کو محروم الارث نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہندو دھرم اسے روا رکھتا ہے۔ تو مسلمان ہونے پر کیوں ورثہ سے محروم کیا جائے:۔

الکتاب والحکمۃ



# بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

## (۲۷۷) قرآنی آیات ثمرات جنت ہوں گی

قرآن مجید میں جو لفظ متشابہ کا آتا ہے یہ بھی بڑا معرکۃ الآراء لفظ ہے۔ اور ہمیشہ زیر بحث رہتا رہا ہے۔ یہ لفظ پانچ جگہ آیا ہے۔ مشتبھاً وغیر متشابہ اور متشابھاً وغیر متشابہ (انعام) دنیا کے پھلوں کے لئے۔ اور اُتوا بہ متشابھاً (بقرہ) جنت کے پھلوں کے لئے اور اُخر متشابھات (آل عمران) قرآنی آیات کے لئے اور کتاباً متشابھاً تقشعر منہ جلود۔۔۔ (زمر) قرآن کی سورتوں اور آیات کے لئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآنی آیات اور ثمرات کو آپس میں بہت شابہت ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح یہاں کا ایمان آخرت میں درختوں کا وجود اختیار کرے گا۔ اور یہاں کے اعمال صالحہ وہاں نہروں کی شکل میں متمثل ہوں گے۔ اسی طرح قرآن مجید کی آیات اور سورتیں وہاں ثمرات کی صورتوں میں متمثل ہوں گی۔ اور ہر شخص وہاں وہ پھل کھائے گا جن آیات پر اس نے عمل کیا ہوگا۔ جبھی تو وہ کہے گا۔ کہ ھذا الذی رزقنا من قبل۔ کیونکہ قرآن مجید کا دائم رہنا بھی تو ضروری ہے۔ وہ اس طرح سے بقائے دوام حاصل کرے گا۔ اور وہاں تو لوگ میوے بھی کھاتے جائیں گے۔ اور قرآنی اسرار بھی معلوم کرتے جائیں گے۔

## (۲۷۸) درشنی گائے اور قتل کی تحقیق

سورۃ بقرہ میں جو گائے کا ذکر ہے اور اس کے معاً بعد واذ قتلتم نفساً والا واقعہ ہے۔ اسکو ہمارے لوگ دو الگ واقعات بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ پرانے مفسرین ان دونوں کا آپس میں تعلق سمجھتے ہیں۔ تورات میں اس گائے کے متعلق جو ذکر ہے۔ اس کے متعلق ہمارے بزرگ لکھتے ہیں۔ کہ وہ گنتی باب ۱۹ میں ہے۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ ایک درشنی گائے کا وہاں بھی ذکر ہے۔ لیکن اس کے سوا ایک اور جگہ بھی ایسی درشنی گائے کا ذکر ہے۔ اور ساتھ ہی مقتولوں اور ان کے قتل میں اگر شبہ ہو تو اس کے تصفیہ کا ذکر بھی ہے۔ اس لئے یہ جگہ تورات کی قرآن والے ذکر کے عین مطابق اور اس کی حقیقت کو واضح کرتی ہے۔ اس کے لئے دیکھیں استثنا باب ۲۱ جہاں یہ لکھا ہے۔

"اگر اس ملک میں جسے خداوند تمہارا خدا تم کو قبضہ کرنے کو دیتا ہے کسی مقتول کی لاش میدان میں پڑی ہوئی ملے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا قاتل کون ہے۔ تو تمہارے بزرگ اور قاضی نکلکر اس مقتول کے گرداگرد کے شہروں کے فاصلہ کو ناپیں۔ اور جو شہر اس مقتول کے سب سے نزدیک ہو۔ اس شہر کے بزرگ ایک بچھیا لیں۔ جس سے کبھی کوئی کام نہ لیا گیا ہو۔ اور نہ وہ جوئے میں جوتی گئی ہو۔ اور اس شہر کے بزرگ اس بچھیا کو بہتے پانی کی وادی میں جس میں نہ ہل چلا ہو۔ اور نہ اس میں کچھ بویا گیا ہو لے جائیں۔ اور وہاں اس وادی میں اس بچھیا کی گردن توڑیں۔ تب بنی لاوی جو کاہن ہیں نزدیک آئیں۔ کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے ان کو چن لیا ہے۔ کہ خداوند کی خدمت کریں۔ اور اس کے نام سے برکت دیا کریں۔ اور انہی کے کہنے کے مطابق ہر جھگڑے اور مار پیٹ کے مقدمہ کا فیصلہ ہوا کرے۔ پھر اس شہر کے سب بزرگ جو اس مقتول کے سب سے نزدیک رہنے والے ہوں۔ اس بچھیا کے اوپر جس کی گردن اس وادی میں توڑی گئی۔ اپنے اپنے ہاتھ دھوئیں اور یوں کہیں کہ ہمارے ہاتھ سے یہ خون نہیں ہوا۔ اور نہ یہ ہماری آنکھوں کا دیکھا ہوا ہے۔ سوائے خداوند اپنی قوم اسرائیل کو جسے تو نے چھڑایا ہے۔ معاف کر اور بے گناہ کے خون کو اپنی قوم اسرائیل کے ذمہ نہ لگا۔ تب وہ خون ان کو معاف کر دیا جائے گا۔ یوں تم اس کام کو کر کے جو خداوند کے نزدیک درست ہے بے گناہ کے خون کی جوابدہی کو اپنے اوپر سے دور و دفع کرنا"

(استثنا باب ۲۱ آیت ۱ تا ۹)

اب اس حکم اور قرآن مجید کے قصہ کو جو گائے اور اذ قتلتم نفساً کو ملاؤ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شرعی حکم کے بعد کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ اور اس حکم پر عمل کیا گیا۔ اور عمل کرتے ہوئے مجرموں کا پتہ لگ گیا۔ اور ان کے راز کا انکشاف ہو گیا۔ ان سے معصوموں کی مانند ہاتھ نہ دھوئے جا سکے۔ اور وہ پکڑے گئے اور قصاص لیا گیا۔ بس قرآن مجید اور تورات دونوں کی عبارت ملا کر تمام دقت حل ہو جاتی ہے۔ تورات میں تو ایک حکم بیان کیا گیا ہے۔ کہ مشتبہ کے قتل سے بریت اور اس کی تفتیش اس طرح کیا کرو۔ اور اس پر حلف اس طرح کیا جائے۔ اور قرآن میں اس حکم کے بعد کا ایک واقعہ درج ہے جس میں جب مشتبہ لوگوں کو بلایا گیا۔ تو چونکہ وہ خود ہی قاتل تھے۔ اس لئے پہلے تو انہوں نے ایسی گائے لانے میں حجتیں اور پس و پیش کیا۔ پھر مجبوراً لائے تو مجرم ہونے کی وجہ سے ان سے قسم کھلاتے وقت اور ہاتھ لگاتے اور دھوتے وقت ایسا اضطرار ظاہر ہوا کہ افشائے راز ہو گیا۔ غرض انہوں نے مان لیا۔ اور ان سے قصاص لیا گیا۔ اس طرح اس زمانہ میں اس حکم کا مفید ہونا ثابت ہو گیا۔ جو درحقیقت حلف کی ایک موثر قسم تھی۔ پس یہ واقعہ ہے جو قرآن مجید میں بیان ہوا۔ اور اس قدر مشکل سمجھا جاتا تھا۔

## (۲۷۹) محبت الٰہی کس طرح حاصل ہوتی ہے

میں نے بہت سے احمدی احباب سے یہ سوال سنا ہے۔ کہ وہ کیا باتیں ہیں جن سے خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ کوئی خاص بات نہیں۔ صرف ایمان لانا اور اعمال صالحہ کرنا کافی ہے تو وہ اسکے ماننے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور یقین نہیں کرتے۔ بلکہ کوئی خاص عمل اور خاص وظیفہ اور خاص طریقہ ڈھونڈتے ہیں حالانکہ وہ غلطی پر ہیں۔ جو بھی ایمان لائیگا اور صحیح عمل کریگا۔ وہ خدا کی محبت کو پالیگا اگر نہ پا سکے تو پھر یہ نہ سمجھے۔ کہ کسی خاص بات کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ سمجھے۔ کہ میرے ایمان یا اعمال میں نقص ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تو صاف فرمایا ہے۔ کہ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا (مریم) یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے۔ ضرور رحمان خدا ان سے محبت کریگا۔ اب ان واضح الفاظ کے بعد اور کسی ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔

## (۲۸۰) اقامۃ الصلوٰۃ

یقیمون الصلوٰۃ کا فقرہ قرآن کے شروع میں ہی آ گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ سارا قرآن اس مطلب سے بھرا پڑا ہے۔ لفظی معنے اسکے نماز کو کھڑا کرنے کے ہیں۔ اور مطلب اس کا کئی طور پر ہے۔ (۱) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا (۲) باجماعت نماز پڑھنا (۳) باقاعدہ نماز پڑھنا۔ یہ نہیں کہ کبھی پڑھ لی۔ اور کبھی چھوڑ دی۔ یا کوئی پڑھ لی اور کوئی غائب بلکہ تمام عمر بلا ناغہ سب نمازیں ادا کرنا (۴) سنوار کر نماز پڑھنا یعنے عمدہ طور سے دل لگا کر تعدیل ارکان کے ساتھ مقررہ اوقات پر۔

# لحم الخنزیر مہلک بیماریاں پھیلانے کا ذریعہ ہے

۲

گزشتہ ایک مضمون میں بعض ان امراض کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو نسل انسانی میں لحم الخنزیر کی وجہ سے پیدا ہوتی۔ اور پھر ایک سے دُوسرے تک پہونچ جاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں بعض اور امراض کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

۱ Enaemia Hanoptysis.

یا پھیپھڑوں سے خون کا جریان۔ یہ مرض چین۔ جاپان۔ اور فارموسا وغیرہ ممالک میں جہاں یہ گوشت بکثرت استعمال ہوتا ہے بہت عام ہے۔ جن جراثیم سے یہ پیدا ہوتی ہیں انہیں Para gonimus کہتے ہیں۔ یہ پھیپھڑوں میں رہتے ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر Monson. نے ۱۸۸۰ء میں یہ دریافت کیا تھا۔ اور اس نے ثابت کیا تھا۔ کہ ایک ہی قسم کے جراثیم کا دونوں میں پایا جانا اور پھر جن ممالک میں یہ جانور انسان کے بہت قریب رہتا ہے۔ اس مرض کا عام ہونا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ جانور ہی اس مرض کا سرچشمہ ہے۔ جن ممالک میں خنزیر نہیں ہوتا۔ یا کم ہوتا ہے۔ ان میں یہ مرض بھی نہیں پایا جاتا۔ اس مرض میں گرفتار مریضوں پر شدید کھانسی کا حملہ ہوتا ہے۔ اور زنگی بلغم خارج ہوتا ہے۔ اور پھیپھڑوں سے جریان خون کے پیہم اور شدید حملے ہوتے ہیں اور سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ ان جراثیم کو ہلاک کرنے یا خارج کرنے کا اس وقت تک کوئی ذریعہ دریافت نہیں ہو سکا:۔

۲ Gigantorhyschus gigas.

اس مرض کے جراثیم سب سے پہلے ۱۷۸۲ء میں ایک محقق Goeze. نامی نے دریافت کئے۔ ان کی لمبائی بیس سے تیس سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اور خنزیر کی انتڑیوں میں پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر Lindeman کی تحقیقات ہے کہ جنوبی رُوس میں انسان کے اندر یہ جراثیم پیدا ہو کر اس کی چھوٹی انتڑیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور خطرناک قسم کی بدہضمی اور کمی خون کا باعث ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو Sumaso Rivas. (Haman Parasitelogy صفحہ ۳۳۸)

۳ Meta Strongylus Apris

یہ جراثیم ۱۷۸۹ء میں ڈاکٹر Gmelin نے دریافت کئے تھے یہ خنزیر کے پھیپھڑوں میں رہتے ہیں۔ اور اسی سے انسان تک پہونچکر ذات الریہ نمونیا۔ اور پھیپھڑوں کا ورم وغیرہ امراض پیدا کر دیتے ہیں:۔

۴ Clonorchiasis

یہ ایک جگری مرض ہے۔ جو Clonorchis Sinensis نامی جراثیم سے جو پتہ اور جگر میں رہتے ہیں۔ پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی کے جسم میں یہ جراثیم داخل ہو جائیں۔ تو اس کا جگر بڑھ جاتا ہے۔ شدید قسم کا جریان اسہال اور نقاہت ہو جاتی ہے۔ یہ جراثیم خنزیر کے پتہ میں پائے جاتے ہیں اور اس مرض کا چین۔ جاپان۔ کوریا جنوبی ہند وغیرہ میں عام ہونا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ اس کا موجب یہی جانور ہے۔ اور مصیبت یہ ہے۔ کہ طبی سائنس اپنی انتہائی کوششوں کے باوجود ابھی تک اس مرض کا کوئی صحیح علاج معلوم نہیں کر سکی:۔

۵۔ ایک اور مرض جو اس خبیث جانور کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے Tape worm کہلاتا ہے۔ یہ کیڑا صرف خنزیر کا گوشت کھانے والوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے تین دَور رکھتا ہے پہلے یہ انڈا ہوتا ہے۔ جو انسان کے جسم سے پاخانہ کے ساتھ خارج ہوتا ہے جسے سؤر کھاتا ہے اس کی انتڑیوں میں پہونچکر انڈے کا خول توحل ہو جاتا ہے۔ اور جنین آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اعصاب میں پہونچ جاتا ہے۔ پھر جب خنزیر کا گوشت کوئی انسان استعمال کرتا ہے۔ تو یہ بھی ساتھ ہی اس کے اندر چلا جاتا ہے اور پھر وہاں اس پر ایک تیسرا دَور شرُوع ہوتا ہے۔ یعنی ایک نہایت ہی چھوٹی حالت سے ترقی کر کے یہ بڑا کیڑا بن جاتا ہے جس کی لمبائی چھ سے دس فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے سر پر کانٹے ہوتے ہیں۔ جن کی مدد سے یہ انسانی انتڑیوں کی دیواروں کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ جس آدمی کے اندر یہ کیڑا پیدا ہو جائے اس کے پاخانہ کے ساتھ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے انڈے بھی خارج ہوتے رہتے ہیں۔ جنہیں خنزیر کھا کر اس مرض کو دوسرے لوگوں تک پھیلاتے رہتے ہیں۔ گویا خنزیر ان جراثیم کو پھیلانے میں خاص حصہ رکھتا ہے۔ اور اگر اس کا خاتمہ ہو جائے تو یہ مرض بھی نابود ہو سکتا ہے۔ اس سے جو تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا اندازہ اس کیڑے کے قد سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ پہلے تو اس تصور سے ہی گھن آتی ہے۔ کہ انسان کی انتڑیوں میں سانپ کی شکل کا اتنا لمبا کیڑا رینگتا پھرتا ہو۔ اور حساس طبائع کو تو اس چیز کا علم ہی نڈھال کر دیتا۔ اور اس طرح مالیخولیا کا شکار بنا دیتا ہے:۔

پھر یہ مریض کی نشوونما میں روکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے اندر ایک ایسا زہر پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس کے نظام جسمانی میں طرح طرح کی خرابیوں کا موجب ہوتا ہے۔ اسہال اور قوت انہضام میں نقص۔ اور کمی خون عام چیزیں ہیں۔ اور مریض ایک مستقل کمزوری کا شکار رہتا ہے۔ حتےٰ کہ کوئی شدید مرض اس پر حملہ کر کے اس کا خاتمہ کر دے:۔

۶ Round-worm. جسے ہماری زبان میں ملپ کہتے ہیں۔ یہ بھی اسی جانور کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر Ransan. کی تحقیقات ہے۔ کہ انسان اور خنزیر کے اندر پائے جانے والے کیڑے ایک ہی جنس سے ہیں۔ اور بعینہٖ ویسے ہی ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس مرض کے پھیلانے کا واحد ذریعہ یہ جانور ہے۔ اور جب یہ کسی انسان کو ماؤف کر دے۔ تو پھر وُہ انسان اسے دوسروں تک منتقل کرتا رہتا ہے۔ اور کہ اس مرض کے انسداد کا واحد طریق یہ ہے کہ اس جانور کو نابُود کیا جائے۔ اس کا گوشت استعمال نہ کیا جائے۔ اور اسے انسانی آبادی کے قریب نہ رہنے دیا جائے:۔

اس مرض کے کیڑے نو سے دس انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اور انسان کے مختلف اعضاء میں گھومتے رہتے ہیں۔ ایک جگہ قرار نہیں پکڑتے اگر پھیپھڑوں میں پہونچ جائیں۔ تو نمونیا کا باعث ہو جاتے ہیں۔ ہوا کی نالی میں پہونچیں۔ تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ انتڑیوں میں جا کر انتڑیوں کی گرہ کا موجب بنتے ہیں۔ اور بعض اوقات یرقان میں مبتلا کر دیتے ہیں:۔

یوروپین محققین کی ان تحقیقاتوں سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ جانور انسانی زندگی کے لئے کس قدر خطرناک ہے اور بے اختیار اس نبی اُمّی پر درُود بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔ جس نے آج سے چودہ سو سال قبل انسان کو اس کے نقصانات سے آگاہ کیا اور اس کو دُور رکھنے کا حکم دیا۔ کاش دُنیا اس حکم پر عمل کرتی۔ اور نسل انسانی اس قدر خوفناک بیماریوں سے محفوظ رہتی:۔

# یہاں اور وہاں

## (۱) ریل گاڑی (۲) احمدی خواتین (۳) مغربی آریہ

الحاج مولانا نیّر کے قلم سے

(۱)

ریل گاڑی ایک چھوٹی سی متحرک دنیا ہے۔ جو دن بھی چلتی ہے اور رات بھی جس نے اپنی آغوش میں لاکھوں کو لیا۔ چلتی ہے۔ اور چلتی رہے گی۔ "لوگ آئیں گے اور جائیں گے۔ مگر ریل چلتی رہے گی۔" وقت کیونکر گزر جاتا ہے۔ موت کس طرح آتی ہے۔ عارضی تعلقات کا کس طرح خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پیدا ہونا اور دنیا سے رخصت ہو جانا کیسے وقوع میں آتا ہے۔ اعلےٰ وادنیٰ کو ایک ہی سڑک پر ایک ہی رفتار سے چل کر چڑھنے اور اترنے کے عمل سے کس طرح یکساں سابقہ پڑتا ہے؟ ان سب سوالوں کا حل ریل کا سفر کر دیتا ہے۔ مگر جب ایک احمدی مسافر قادیان سے ریل پر سوار ہوتا ہے۔ تو قادیان کا پلیٹ فارم اس کے سامنے عجیب وغریب منظر پیش کرتا ہے۔ وہ ریل میں ناپائیداری عالم کے عام سبق کے علاوہ خدا تعالےٰ کے زندہ نشانوں کی تشریح دیکھتا ہے۔ احمدی جانتا ہے کہ دور دراز سے لوگوں کے آنے کی قبل از وقت بشارت تھی۔ احمدی کو معلوم ہے کہ اللہ نے ایسے وقت میں جبکہ قادیان اور قادیان کے سلطان کو دنیا نہیں جانتی تھی۔ فرمایا تھا کہ "میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔" اور ابھی وہ کان شنوا ہیں جنہوں نے ان نبوتوں کے زندہ الفاظ سنے تھے۔ وہ آنکھیں بینا ہیں۔ جنہوں نے مبارک ہونٹوں کی اس حرکت کو دیکھا تھا جس کے ذریعہ ان پیشگوئیوں کا اعلان ہوا تھا۔ پس جب یہ شاہد ریل گاڑی میں سے ایک "مسیم" کو سلامتی کے ساتھ بلاد عربیہ سے واپس آتا اور ایک "نیاز" کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عزیز صحابی (حضرت عبداللہ سنوری) کا لخت جگر ہے۔ طلوع آفتاب کی سلطنت میں خدمت اسلام سرانجام دیکر وطن کی طرف لوٹتا۔ اور حضرت محمود کے ایک "ایاز" کو ہنگری چیکوسلواکیہ اور پولینڈ سے مسیح پاک کے نام کو پہونچا کر بامراد مراجعت کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور اسی طرح جبکہ قادیان کا پلیٹ فارم آئے دن "کسی" "صادق" کے مشرق کی طرف جانے "کسی شمس" کے مغرب کی جانب ضیاپاشیوں کے لئے روانہ ہونے کا منظر پیش کرتا رہتا ہے۔ تو مومن دل بلیوں اچھلتا ہے وہ ریل گاڑی کو دیکھ کر خوش ہوتا۔ اور لوہے کے گدھے کو قادیان کا طواف کر کے حاضری دیتا اور ادب سے پچھلے پاؤں لوٹتا ہوا ملاحظہ کر کے سجدۂ شکر بجا لاتا ہے۔ کاش لوگ ریل گاڑی اور اس کے باادب انجن سے ہی سبق سیکھیں؛

(۲)

پچھلے دنوں رومن کیتھولک مذہب کے دو پادری قادیان دیکھنے کی غرض سے آئے۔ ایک انڈولیہ کے تھے اور بارسلونا دکیمبرج کے گریجوایٹ اور سینٹ زیویر کالج بمبئی کے پروفیسر تھے۔ دوسرے بلجین تھے مگر امرتسر میں اپنے فرض منصبی پر متعین ہیں۔ ہر دو اصحاب نے ہمارے تمام کام کو دیکھا۔ قریباً ہر مقام کا تو ٹولیا اور حضرت امیر المومنین کے حضور شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک سلسلہ سوال وجواب جاری رہا۔ خلق قرآن عورت کی حیثیت۔ کثرت ازدواج۔ لونڈیوں کا عدم جواز۔ تعلیم۔ پردہ۔ عصمت امام وغیرہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ وہ ان داعیان یسوعیت کے لئے بالکل نئی تھی۔ اور حضرت کی شخصیت ان پر غیر معمولی اثر ڈالنے کا موجب ہوئی۔ ان مسائل پر گفتگو کا خلاصہ انشاء اللہ کسی اور وقت ہدیۂ ناظرین کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر ان لوگوں کو جس چیز نے مبہوت کیا۔ وہ یہ تھی کہ احمدی دنیا بھر میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کی عورتیں بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں یہ پردہ اور کثرت ازدواج کے بھی قائل ہیں۔ ان کی اس حیرت کو شکوک کے سرشار سے پاک کرنے کے لئے ہم نے ان کو موقعہ دیا۔ کہ پردہ سے وہ ایک احمدی تعلیم یافتہ لڑکی سے سوالات کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک خاتون سے جو باتیں انگریزی میں کیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

**سوال**۔ آپ نے کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے

**جواب**۔ میں اس قدر کافی انگریزی جانتی ہوں۔ کہ اپنے خیالات کو اپنے مخاطب تک صحیح زبان میں پہونچا سکتی ہوں۔

**سوال**۔ آئندہ زندگی میں کیا مقصد آپ کے مدنظر ہے۔

**جواب**۔ تبلیغ اسلام

**سوال**۔ آپ کتنی زبانیں جانتی ہیں۔

**جواب**۔ انگریزی۔ اردو۔ سواحلی وجرمن۔ اور عربی میں قرآن وحدیث پڑھ رہی ہوں

**سوال**۔ آپ کسی خاص قوم کو تبلیغ کریں گی

**جواب**۔ جہاں جس ملک میں ہمارے امام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح بھیجیں گے وہاں جاؤں گی۔

**سوال**۔ کیا آپ کوئی Convent راہبہ خانہ قائم کریں گی۔ اور ایک دن Mother Superior افسر اعلیٰ راہبہ خانہ ہوں گی۔

**جواب**۔ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔

**سوال**۔ کیا آپ پردہ کی قائل ہیں۔

**جواب**۔ بے شک اسلامی پردہ کی قائل ہوں

حضرت امیر المومنین کی تشریحات اور اس احمدی خاتون کے جوابات اور قادیان کے مشاہدات نے ہمارے یسوعی دوستوں پر گہرا اثر کیا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے مردوں اور عورتوں کو اپنے امام کی ہدایات پر چلکر ترقی کرنے کی بیش از پیش توفیق بخشے ؛

(۳)

جب ہمارے آریہ بزرگ ہندوستان میں آئے تھے۔ تو انہوں نے اصلی باشندوں کو رام کر کے شودر لیعنے غلام بنایا سلطنت سے محروم کیا۔ آبادیوں سے باہر نکالا۔ انکے بڑوں کو ذلیل اور چھوٹوں کو رسوا کیا۔ ان کو نہ اعلےٰ عمارت بنانے کی اجازت تھی نہ خورش وپوشش بود وباش میں یہ لوگ حکمران فاتح کی نقل کر سکتے تھے۔ تعلیم کے راستے اور عبادتگاہوں کے دروازے ان پر بند تھے۔ جو کسی علمی یا روحانی ترقی کی کوشش کرے۔ ان کے لئے سزائیں مقرر تھیں۔ جن کی تفصیل منوسمرتی یعنے قدیم تعزیرات بھارت میں موجود ہے۔ ہم آریہ ہوں یا مسلم اب ان بدسلوکیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ مگر تاریخ کے صفحات ہندو تالیفات اور اچھوتوں کی درد بھری حکایات ان جرائم کی شاہد ہیں۔ اسلام نے آکر مظلوموں کی رستگاری کی۔ اور دکھیا لوگوں کو مساوات انسانی کا سبق دیا۔ بہتوں نے فائدہ اٹھایا۔ بہت محروم رہے۔ اور محروم ہیں۔ ہندوستان کے سوا قدیم آریہ فتوحات کے اس اثر کی مثال دنیا میں کسی اور جگہ نہ ملتی کیونکہ اسلام کے اثر نے اسکو اکثر جگہوں سے مٹا دیا ہے۔ مگر اب مغرب میں نئے آریہ پیدا ہوئے ہیں۔ جو اپنے سوا کسی اور کو زندہ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اپنے ملک سے غیر آریہ لوگوں کو نکال دینا چاہتے ہیں۔ اور اگر کوئی رہے تو شودر بنکر رہے سرکاری ملازم نہ ہو۔ ڈاکٹر نہ رہے وکالت نہ کرے کاروبار تجارت سے بھی ہاتھ اٹھائے۔ رہے تو البتہ گلیوں کو صاف کرے۔ ذلت کے کام کرے یہ ہیں نازی قوانین جنکا نفاذ جرمنی ہو رہا ہے۔ اور یہودی ان مظالم کا تختۂ مشق ہیں گو یہودیوں کی ہمیشہ سازش کرنے کی عادت اور خدا کے فرستادوں کے انکار کی سزا ان کو سزا کے قابل اور عذاب کی مستحق قرار دیتی ہے۔ مگر انسانوں کو ایسا ذلیل کرنا خدا کے دیئے ہوئے حق مساوات سے محروم کر دینا نہ مشرقی آریوں کو زیبا تھا۔ اور نہ مغربی آریوں کو مناسب ہے۔ ایک کو ان مظالم کے باعث چکرورتی راجیہ سے محروم ہونا پڑا۔ اور دوسرا ایسے مظالم کے بعد مستقل ترقی نہیں کر سکتا مشرقی ومغربی ہر دو آریوں کو دامن احمد سے وابستہ ہو کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اور مناسب ہوگا۔ کہ اچھوت ادھار کے حامی منوسمرتیوں میں بھی اصلاح کرائیں۔ اور جرمنی میں جو غیر روادارانہ قدیم آریوں کا سا سلوک یہودیوں سے ہو رہا ہے۔ اسپر احتجاج کریں ؛

# ٹریکٹ "اظہار حق" پر ناقدانہ نظر

حال ہی میں ایک ٹریکٹ "اظہار حق" جو جالندھر کے مولوی سمیع اللہ خاں صاحب فاروقی نے شائع کیا ہے میری نظر سے گذرا۔ رسالہ مذکور کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نہایت عمدہ مذاق اور سلجھی ہوئی طبیعت کے انسان ہیں۔ آپ ایک منصف مزاج اور حقیقی طور پر حق کے متلاشی معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ نے کسی قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا بھی مطالعہ کیا ہوا ہے۔

رسالہ مذکور میں جہاں آپ نے مسلمانوں کی موجودہ گری ہوئی حالت اور آپس کی تکفیر بازی کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہاں آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق بھی بوجہ عدم واقفیت بعض بعید از حقیقت امور کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی آپ نے کمال منصفانہ رنگ میں بغیر کسی خوف وخطر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جو صاف وصریح طور پر پوری ہو چکی ہیں اور جن کا انکار کوئی منصف مزاج نہیں کرسکتا۔ بیان فرما کر اپنے علماء سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ انہیں جواب دیں۔ کہ ایک مفتری اور کذاب انسان قبل از وقت کسی بات کی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور باوجود مفتری ہونے کے کیونکر اس کی پیشگوئی میعاد مقررہ کے اندر اسی رنگ میں پوری ہو جاتی ہے۔

مولوی صاحب کو احمدیت کے متعلق جن باتوں میں صحیح نقطہ نگاہ معلوم نہیں ہو سکا۔ ان کے بارے میں اسوقت کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

## تفرقہ کا بے جا الزام

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دین لے کر آئے اس کا نام اسلام تھا۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیعیت۔ سنیت اور وہابیت لیکر آئے تھے۔؟ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں سے کسی نے اپنے آپ کو شیعہ سنی وہابی یا چکڑالوی کے نام سے موسوم کیا؟ ہرگز نہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیروؤں کو ابراہیمی بننے کی دعوت دی نہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے امتیوں کو موسوی قرار دیا۔ بلکہ ہر نبی نے اسلام کی جانب بلایا۔ اور مسلم بننے کی ہدایت فرمائی۔ لیکن آج کا نبی بھی مسلمانوں کو از سر نو مسلم بنانے کیلئے نہیں۔ بلکہ احمدی بنانے کیلئے آتا ہے"

(اظہار حق صلے)

اس میں شک نہیں کہ ابتدائے آفرینش سے انبیاء علیہم السلام اہل عالم کو ایک اور صرف ایک ہی راہ یعنی توحید کے رستے پر چلانے کے لئے اور ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لئے آئے۔ اور سب نے لوگوں کو سلامتی اور اتحاد کی راہ کی طرف بلایا۔ اور آخر میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس رنگ میں یہ کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ لیکن ہر نبی کی بعثت پر اکثر لوگوں نے یہ کہکر جھٹلا دیا کہ یہ ہمارے لئے اچھا مصلح ہے۔ جو ہم میں تفرقہ پیدا کر کے اپنا ایک نیا گروہ بنانا چاہتا ہے۔ اگر پہلے ہم میں آٹھ فرقے تھے تو اب یہ نواں بنانے آیا ہے۔ اور اگر نو تھے تو اب یہ دسواں بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے ہم اس پر کس طرح ایمان لا سکتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ کہ فرعون نے اپنی قوم کو ان کے خلاف یہ کہکر اکسایا کہ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ (اعراف ع ۱۵) اس سے ظاہر ہے کہ تفرقہ بازی اور فرقہ سازی کا سوال پہلے انبیاء کے مخالفین بھی اٹھاتے رہے ہیں۔ لیکن نادان یہ نہیں سمجھتے کہ اس چیز کو جسے وہ تفرقہ بازی قرار دیتے ہیں حقیقت میں ان کو متحد ومنظم کرنے کا طریق ہوتا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے۔ کہ جو انسان بھی اصلاح عالم کے لئے جامہ نبوت پہن کر کھڑا ہوگا۔ ساری دنیا اسے کیونکر مان لیگی۔

پس جب سب دنیا کا اس پر ایمان لانا محال بلکہ ناممکن امر ہے۔ تو یقیناً وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں گے۔ ان سے ایک نیا گروہ پیدا ہوگا۔ لیکن اس نئے گروہ اور پہلے فرقوں اور گروہوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوگا۔ کیونکہ یہ نیا گروہ ان احکام پر عامل ہوگا۔ جن پر خدا کے نبی اور مامور نے عمل کرنے کا حکم دیا۔ لیکن پہلے گروہ پراگندہ بھیڑوں کی طرح ہوں گے۔ جن کا کوئی رہنما نہیں ہوگا۔

## ناجی فرقہ کون ہے

رہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہابیت وشیعیت کا سوال کہ آپ کے زمانہ میں فرقے کیوں نہ تھے اور اب کیونکر ہو گئے۔ اس کا جواب ذرا غور کرنے سے خود بخود معلوم ہو جائیگا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا کیونکر ہو سکتا تھا۔ جبکہ آپ کی پیشگوئی آئندہ زمانہ کیلئے تھی۔ نہ کہ اسی زمانہ کے متعلق اس لئے آپ کی پیشگوئی کے مطابق ضرور تھا۔ کہ ایک نہیں۔ دو نہیں۔ بلکہ بیشمار فرقے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا۔ کہ ان تمام فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ باقی سب ناری ہوں گے۔ اور اس ناجی فرقے کا اشارہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں لمّا یلحقوا بھم والی آیت میں فرمایا۔ اس لئے ناجی فرقہ صرف وہی ہو سکتا ہے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمونہ پر ہو۔ ان کی طرح جانی مالی قربانیاں کرتا ہو۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں ہو۔ آج صفحہ زمین پر جماعت احمدیہ کے سوا کونسی جماعت ہے جس نے نہ صرف جانی ومالی قربانیوں میں بلکہ اکناف عالم میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ دکھایا ہے اور جو دشمنان اسلام کے بالمقابل سینہ سپر ہو کر کھڑی ہے۔

پس احمدیہ جماعت ہی وہ ناجی فرقہ ہے۔ جس کے متعلق نہ صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل پیشگوئی فرمائی تھی۔ بلکہ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے پہلے انبیاء بھی ذکر کرتے آئے۔

اس حقیقت سے تو کوئی اہل بصیرت انکار نہیں کرسکتا۔ کہ آج تک کسی قوم نے بغیر اتحاد وتنظیم دنیا میں ترقی نہیں کی۔ اور کوئی غیر منظم جماعت منظم جماعت کو غالب نہیں کرسکی۔

چونکہ اس زمانہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمان بکھری ہوئی بھیڑوں کی طرح تھے جن کا کوئی چرواہا اور نگہبان نہ تھا۔ اس لئے ہر طرف سے دشمن حملہ آور ہو رہے تھے۔ ایسے نازک وقت میں خدا تعالےٰ نے اقوام عالم کو عموماً اور اہل اسلام کو خصوصاً متحد ومنظم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے خدا تعالےٰ کی مدد ونصرت کے ساتھ ایک ایسی منظم جماعت قائم فرمائی جس کا نام خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت احمدی رکھا گیا۔ کیونکہ اس کا کام احمد کے دین کو اکناف عالم میں پھیلانا ہے۔

ہر عقلمند شخص اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ بغیر جماعتی نظام اور اتحاد کے اسلام کی ترقی ناممکن ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی جماعت قائم نہ فرماتے۔

اور اقوام عالم کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت نہ دیتے بلکہ دوسرے مسلمانوں کی طرح رہتے ہوئے اپنے طور پر تبلیغ اسلام کرتے تو کیا آج یورپ اور دیگر ممالک میں اسلام پھیلتا ہوا نظر آتا؟ کیا دشمنان اسلام کے حملوں کی مدافعت اس رنگ میں ہوسکتی تھی جس رنگ میں جماعت احمدیہ کر رہی ہے؟ ہرگز نہیں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس کے بعد میں مولوی صاحب کے اعتراض کی دوسری شق کو لیتا ہوں۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقسام بیان فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ "ان میں سے اکثر ایسی ہیں جو گھریلو معاملات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے ان کی صداقت کو پرکھنا ہمارے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے" (ص ۲ اظہار حق) افسوس کہ مولوی صاحب نے ان پیشگوئیوں میں سے ایسی ایک بھی بطور مثال پیش نہیں کی۔ جو گھریلو معاملات سے تعلق رکھتی ہو اور اس کا سمجھنا مشکل ومحال ہو۔ پھر لکھا ہے۔ ان میں سے بعض ایسی ہیں جن کا تعلق مرزا صاحب کے احباب یا مریدوں سے ہے اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے دوستوں یا تابعداروں کی شہادت غیر جانبدارانہ نہیں ہوسکتی"

قارئین کرام غور فرمائیں کہ مولوی صاحب کا یہ بیان کہاں تک قابل قبول ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے گھر۔ اپنے وطن اپنے اموال اور رشتہ دار چھوڑ کر دنیا کی لعن طعن حاصل کی کہ ایک شخص کو صرف اور صرف اس لئے قبول کیا کہ وہ ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے اور وہ اپنے دعاوی میں صادق و راستباز ہے۔ اور اس کی اطاعت ہی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے ہی اعلیٰ روحانی مراتب حاصل ہوسکتے ہیں وہ کیونکر باوجود یہ دیکھنے کے کہ جو پیشگوئیاں وہ ان کے یا دوسروں کے متعلق کرتا ہے جھوٹی نکلتی ہیں اس کی غلامی میں رہ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جو آپ نے اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کے متعلق کیں پوشیدہ نہیں اور جو نتائج ان سے پیدا ہوئے وہ بھی چھپے ہوئے نہیں اس لئے جن لوگوں کے متعلق وہ پیشگوئیاں تھیں ان کی شہادت ہرگز جانبدارانہ نہیں ہوسکتی۔ آخر ان کو جھوٹی شہادت کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک صادق شخص سمجھ کر اپنی فلاح دارین کے لئے مانا اور دنیا کی ہر قسم کی صعوبتوں اور مشکلات کو برداشت کیا صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو پھر کیونکر وہ آپ کو صادق ٹھہرانے کے لئے خود جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب کرسکتے ہیں۔ کیا ایک غیر مسلم بھی اعتراض نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر نہیں کرسکتا۔ اور کیا اس کے ایسا کہنے سے سرور دو عالم کی وہ پیشگوئیاں جو آپ کے رشتہ داروں یا دوستوں کے متعلق تھیں مشتبہ ہوجائیں گی۔ (باقی)

خاکسار:- خواجہ عبدالحمید ضیاء آف دہرہ دون

# احمدی نوجوانوں کی کھیل کے میدان میں کامیابی

## اور قابل تعریف رویہ



بٹالہ ہاکی ٹورنامنٹ میں احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کی کامیابی پر ممبران کلب کے اعزاز میں شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول سکندری نے ممبران کلب اور بعض دیگر احباب کو ایک شاندار پارٹی دی۔ اکل و شرب کے بعد شیخ صاحب موصوف نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے وہ تاثرات بیان کئے جو اس ٹورنامنٹ کا آخری میچ دیکھ کر ان کے قلب میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ انہیں ملازمت کے سلسلہ میں قادیان سے باہر گئے۔ سترہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس عرصہ میں زمانہ میں کئی قسم کے انقلابات ہوئے۔ خاص کر نوجوانوں میں بڑا انقلاب آچکا ہے۔ آج کل کے کالجوں کے نوجوان بالکل بدل چکے ہیں اور افسوس ہے۔ کہ یہ تبدیلی اچھی نہیں۔ بلکہ نقصان رساں ہے۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ ہماری جماعت کے نونہال اپنی سابقہ روایات پر قائم ہیں۔ اور ان کا اب بھی وہی مسلک ہے۔ جس پر ہم شروع سے قائم رہے ہیں۔ آج سے سترہ سال پہلے کھیل کے میدان میں ہماری ٹیمیں ممتاز متصور ہوتی تھیں۔ ہم کھیلوں میں کھیل کے لئے نہیں بلکہ اپنے اخلاق کے اظہار کے لئے اور اپنے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کی غرض سے حصہ لیتے تھے اور تبلیغ کے اس معقول ذریعہ سے کماحقہ فائدہ اٹھاتے تھے۔ قادیان سے باہر جاکر میں قادیان کی کھیلوں کے متعلق "الفضل" میں وقتاً فوقتاً رپورٹیں پڑھتا رہا۔ خصوصاً صاحبزادہ منیر احمد صاحب کے قائم کردہ ٹورنامنٹ کے متعلق پڑھ کر ان کا کھیل میں دیکھنے کا شائق تھا۔ کھیل کے میدان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتوں کی کامیابی کا ذکر پاکر میں ہمیشہ اس امر کا خواہشمند رہا کہ میں خود صاحبزادگان کو کھیلتے دیکھوں۔ اب کے قادیان آکر مجھے یہ موقع میسر آگیا۔ اور ٹیم کے بعض ممبروں کی دعوت پر میں نے بٹالہ ٹورنامنٹ کا آخری مقابلہ بٹالہ جاکر دیکھا۔ میچ دیکھ کر مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ ہمارے نوجوانوں میں دین کی وہی روح کام کر رہی ہے۔ جو آج سے سترہ سال پہلے ان میں موجود تھی۔ چنانچہ اس میچ میں صاحبزادہ میاں حمید احمد صاحب کپتان احمدیہ سپورٹس کلب کی ٹیم کے ممبروں میں ایک گونہ دینی سپرٹ موجود تھی۔ اور انہوں نے میچ میں محض قادیان کی نیکنامی برقرار رکھنے کی وجہ سے اپنی ہمت سے بڑھ کر مقابلہ کیا۔ مقابلہ کی ٹیم کھیل کے لحاظ سے ہماری ٹیم سے زبردست تھی۔ لیکن قادیان کی روایات۔ اور ہمارے نوجوانوں کی ہمت اور جوش اور دعا پر ایمان ایسے امور تھے جو ہماری کامیابی کا باعث ہوئے۔ اپنے پریذیڈنٹ صاحب کی قیادت میں نوجوانوں نے کھیل شروع ہونے سے پہلے اس عقیدت سے دعا کی۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ دعا ضرور پوری ہوکر رہے گی۔ گو دعا کا نظارہ دنیاداروں کو مضحکہ خیز دکھائی دیتا تھا۔ لیکن اس دعا نے وہ اثر دکھایا کہ دیکھنے والے خود دنگ رہ گئے۔

قادیان سے جو اصحاب وہاں تشریف لے گئے تھے وہ بھی کھیل کے دوران میں دعا پر یقین کئے ہر لمحہ فتح کے منتظر تھے۔ حتیٰ کہ میاں منصور احمد صاحب ابن حضرت میاں شریف احمد صاحب جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ آخری وقت تک نہایت وثوق سے کہہ رہے تھے کہ لو ابھی "گول" ہوتا ہے بظاہر یہ بہت مشکل نظر آتا تھا۔ کیونکہ بال نصف وقت کے قریب ہماری طرف ان کی نسبت بہت زیادہ دیر تک رہا۔ علاوہ ازیں امرتسر کی ٹیم کے بعض کھلاڑی گویا "کھیل کے دیو" تھے۔ لیکن اس کے باوجود احباب کی عقیدت۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے آخری منٹ میں گول ہوا۔ جس کے بعد دوسری طرف کے کھلاڑیوں کو گول اتارنے کا کوئی موقع نہ تھا قادیان ٹیم کے دو کھلاڑی اس میچ میں نمایاں طور پر پبلک کے نوٹس میں آئے۔ ایک مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل جو جان توڑ مقابلہ کر رہے تھے۔ اور دوسرے ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جنید جنہوں نے بہت سے گول بچائے۔ اور مدمقابل کے متواتر حملوں کو روکا۔

کھیل کے میدان میں فتح و شکست کا سوال ہمارے نزدیک کسی جماعت

کی عزت یا ذلت کا سوال نہیں ہوتا۔ لیکن ایسے موقعہ پر جب کہ پبلک کا ایک بہت بڑا ہجوم ایک ایسے شہر میں جس کی فضا ہمارے موافق نہ ہو اس امر کا منتظر ہو کہ میچ کے بعد جو انعامات تقسیم ہوں۔ ان سے قادیان کی ٹیم کلیۃً محروم رہے۔ اور قادیان کی ٹیم کی مذہبی فضا۔ دعا اور نماز کے نظارہ کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہا ہو۔ ناساعد حالات کی موجودگی میں ہماری فتح یقیناً خدا تعالےٰ کا فضل اور ہمارے لئے مسرت کا باعث تھی۔ کھیل کے اختتام پر بجائے تالی بجانے یا "ہپ ہپ ہرا" کے نعرہ لگانے کے ہمارے احباب کا تین مرتبہ اللہ اکبر کی آواز بلند کرنا بھی نہایت پر اثر تھا۔

آخر میں شیخ صاحب نے بیان کیا کہ میں نے بعض بزرگوں اور احباب کو اس موقع پر اس لئے یہاں تشریف لانے کی تکلیف دی ہے۔ کہ میں ان کے سامنے اپنے تاثرات بیان کروں اور درخواست کروں کہ جس طرح میں نے کلب کا مربی بننا اس وجہ سے قبول کیا ہے۔ کہ نوجوان کھلاڑیوں کی ہمت بڑھے۔ اور وہ کھیل کے میدان میں قادیان کے نام کو بدستور روشن رکھیں۔ آپ بھی اپنے نوجوانوں کو مناسب داد دیتے رہا کریں۔

شیخ صاحب کی تقریر کے بعد احمدیہ سپورٹس کلب کے پریذیڈنٹ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے نے شیخ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ان کی ٹیم کی کامیابی محض خدا تعالےٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ امسال اس ٹورنامنٹ سے قبل ہماری ٹیم متعدد کپ حاصل کر چکی ہے۔ مثلاً دھاریوال ٹورنامنٹ میں ہم گورداسپور ڈسٹرکٹ میں بہترین ٹیم قرار پائے۔ اور اب امرتسر اور گورداسپور دو ضلعوں کی جملہ ٹیموں پر فائق رہے۔ اس سے قبل منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان میں جو لاہور امرتسر اور دیگر مقامات سے ۲۰ اعلےٰ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ ان سب کے مقابلہ میں بھی فائز رہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔

# عورتیں اب بیمار نہ رہیں

مستورات کی خفیہ پیچیدہ اور مزمن امراض کی تشخیص اور علاج اگرچہ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان کرتے ہیں۔ لیکن عورت جو فطرتاً شرم و حیا کا مجسمہ ہے۔ مردوں کے سامنے کبھی بھی اپنے سارے حالات بیان نہیں کر سکتی۔ خواہ معالج اس کا باپ یا کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ لہذا عقلمندی یہی ہے کہ عورتوں کے معاملے میں کسی باقاعدہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار طبیبہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ خصوصاً جب کہ خط و کتابت سے باآسانی مکمل تشخیص و علاج ہو سکتا ہو۔

زینب خاتون سند یافتہ طبیبہ کاملہ (پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ) شاہدرہ لاہور

# اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمادیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے حمل کا گر جانا بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا اس کو اٹھرا کہتے ہیں اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید نے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لیں گی۔

مینیجر عبد القدیر کاغانی قادیان

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ دربادی ولد جھنڈا سنگھ و ایشر ولد سنت سنگھ ذات جٹ موضع بینٹہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ہرنام سنگھ ولد عطر ذات جٹ موضع جھنگڑ خورد تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۲-۸-۳۸ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ غلام محمد ولد امیر ذات جٹ موضع لوسے تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۱-۸-۳۸ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مسا ولد رتا ذات جٹ موضع ودگل تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱-۸-۳۸ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ عطا محمد ولد محمد بخش ذات ارائیں موضع چک قاسم تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱-۸-۳۸ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ باپو رام ولد ہرجن ذات حجام موضع چک پنڈاتی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۱-۸-۳۸ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مسماۃ راجو بیوہ کالا ذات ڈوگر موضع گگ جلو تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ زیلدو نابالغ ولد جیون ذات راجپوت پیشہ بریالہ برفاقت امام الدین ولد بوٹا داد خود سکنہ موضع گنید کلاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۱-۸-۳۸ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ [illegible] ذات راجپوت موضع دہر پٹ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۱-۸-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر (مہر عدالت)

# وصیتیں

**نمبر ۵۱۶۵** منکہ عبدالسلام ولد مولوی محمد الیاس خاں صاحب قوم یوسف زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چارسدہ ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۳۸ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۵۱/۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالسلام پوسٹل کلرک کوئٹہ

گواہ شد:۔ محمد اسحاق عابد سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوئٹہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد ایم اے جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ

**نمبر ۵۱۶۴** منکہ محمد شریف ولد جان محمد صاحب پوسٹ مین قوم جھنگو جٹ پیشہ حجام عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳۸ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ البتہ اس وقت میری ماہوار آمد اندازاً ابیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر بھی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا چند حروف بطور وصیت نامہ تحریر کر دیئے ہیں۔ تاکہ سند رہے۔ نوٹ:۔ چونکہ میری آمد غیر معین ہے۔ اس لئے جس قدر بھی کمی بیشی ہوتی رہے گی۔ اسی قدر چندہ ادا کرتا رہوں گا۔ لہذا ابیس روپے کی قید سے بقایا یا فاضلہ کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

العبد:۔ محمد شریف احمدی بقلم خود قادیان

گواہ شد:۔ جان محمد پوسٹ مین احمدی والد موصی۔

گواہ شد:۔ محمد الدین احمدی بقلم خود ساکن قادیان برادر موصی۔

**نمبر ۵۱۶۳** منکہ عبدالمومن خان ولد چوہدری عبدالسلام خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳۸ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی تخمیناً ۲۰۰ گھماؤں قیمتی اندازاً انتیس ہزار واقعہ رقبہ دیہاتہائے کاٹھ گڑھ پڑ کاٹھ گڑھ ٹھٹھیالہ بیٹ بھرکتھا تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور جس میں نصف کے میرے چچا صاحب اور باقی نصف میں ہم پانچ بھائی حصہ دار ہیں۔ (۲) تین مکانات ایک سفید توڑ واقعہ آبادی دیہہ کاٹھ گڑھ جس میں میرے چچا صاحب اور ہم پانچ بھائی حصہ دار ہیں۔ ان مکانات اور توڑ کی اندازاً قیمت ۲۰۰۰/۰ روپیہ ہے۔ یہ ہر دو میری جدی ہیں۔ جن کی ابھی باہم تقسیم نہیں ہوئی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار پر ہے۔ جو مبلغ ۳۰ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔

العبد:۔ عبدالمومن خان حال اکونٹنٹ ناصر آباد ڈاک خانہ کنجیجی جے ریلوے ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:۔ مرزا اعظم بیگ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد

گواہ شد:۔ مستری محمد علی احمدی موصی ۲۵۸۳ ساکن زیرہ حال ناصر آباد

**نمبر ۵۰۷۹** منکہ عطاء اللہ ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ صنعت وحرفت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳۸ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت بیس روپے ماہوار اوسطاً آمد ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں انشاء اللہ العزیز ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر آمد میں اضافہ ہوا۔ تو بھی اسی نسبت سے چندہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ جائیداد کے طور پر خاکسار کے پاس اس وقت تقریباً چار سو روپیہ کی مشینری وغیرہ ہے۔ گھسائی کی وجہ سے جس کی قیمت میں فرق پڑ سکتا ہے۔ لیکن قریباً اتنی ہی رقم کا خاکسار کے ذمہ میری بیوی کا بقایا مہر اور دوسرا قرض بھی ہے۔ تاہم میری وفات کے بعد جس قدر بھی میری جائیداد پائی جاوے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عطاء اللہ مولوی فاضل محلہ دارالفضل قادیان اللہ بخش سٹیم پریس

گواہ شد:۔ چوہدری اللہ بخش بقلم خود قادیان

گواہ شد منظور احمد منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

**نمبر ۵۱۶۶** منکہ جیواں بیوہ امام الدین مرحوم قوم کمہار عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۳۸ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اسوقت مبلغ دو صد روپے ہیں۔ جو کہ میرے بیٹے کے ذمہ ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس رقم کے ۱/۵ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کے نام کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۵ حصہ کی مالک ہوگی

الامتہ جیواں نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ خیر الدین پسر موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔

**نمبر ۴۹۸۷** منکہ عبدالکریم ولد چوہدری نظام دین قوم جٹ پیشہ خیاطی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۳۸ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میری موجودہ آمدنی ماہوار اندازہ ۱۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری وفات کے وقت بھی کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالکریم احمدی بقلم خود۔ گواہ شد مرزا مہتاب بیگ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شیخ عبدالمنان ابن شیخ احمد اللہ احمدی دارالعلوم قادیان۔

**نمبر ۵۱۵۲** منکہ عبدالقادر ولد شیخ عبدالرب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۳۸ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد نہیں ہے۔ البتہ میری آمد [illegible] ماہوار ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ انشاء اللہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو ۱/۱۰ حصہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کی بھی انجمن حقدار ہوگی۔ العبد:۔ عبدالقادر ملازم کالونی فلور ملز لائل پور۔ گواہ شد:۔ میر محمد ابراہیم ملازم گنیش فلور ملز لائل پور۔ گواہ شد عبدالج

**کلکتہ ۸ر اگست۔** آج بنگال اسمبلی میں وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی پہلی تحریک مسترد ہوگئی۔ وزارت کے حق میں ۱۳۰ اور خلاف ۱۱۱ ووٹ تھے۔ گویا ۱۹ ووٹوں کا فرق تھا۔ اجلاس شروع ہونے پر وزیر اعظم نے کہا۔ کہ سب سے پہلے تحریک عدم اعتماد میرے خلاف پیش ہو۔ اس کے بعد کسی کے خلاف پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ لیکن کانگرسیوں نے اصرار کیا۔ کہ نمبروار تحریکات پیش ہوں۔ چنانچہ سب سے پہلے وزیر مواصلات وا نہار مہاراجہ قاسم بازار کے خلاف پیش ہوئی۔ اس کے بعد دوسری تحریک پیش ہوئی۔ تو وزارت پارٹی کے ایک ممبر نے کہا کہ حزب مخالف حامیان وزارت میں سے بعض ممبروں کو روپیہ دے کر اپنی جانب کرنا چاہتے ہیں آنریبل سپیکر نے اس کے متعلق اگلے روز تحقیقات کا وعدہ کیا۔ مگر حزب مخالف نے ہنگامہ جاری رکھا۔ اس لئے اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ باقی تحریکات جو کل اور پرسوں پیش ہونی تھیں۔ ملتوی کر دی گئی ہیں۔ اسمبلی ہال سے باہر ایک لاکھ حامیان وزارت کا اجتماع تھا جو بالکل پُرامن رہا۔ بس کے کارخانوں کے ۷۰ ہزار مزدور وزارت کے حق میں مظاہرہ کرنے کے لئے کام پر نہیں گئے۔ اسمبلی کے ۲۰ یورپین ممبروں نے وزارت کا ساتھ دیا۔ اور تین مسلمان ممبر غیر جانبدار رہے۔

**مدراس ۸ر اگست۔** آج ۵۰۰ ہندوستانی برما سے بذریعہ جہاز یہاں پہنچے۔ جن میں سے اکثر جنوبی ہند کے مسلمان ہیں۔ وہ مدراس کے وزیر اعظم سے درخواست کریں گے۔ کہ برما میں ہندوستانیوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے مؤثر اقدام کیا جائے۔

**بمبئی ۸ر اگست۔** ریزرو بنک آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ ملکہ کا روپیہ بھی دوسرے روپوں کی طرح قانونی طور پر رائج ہے۔ اگرچہ خزانہ میں آنے کے بعد اسے واپس نہیں کیا جاتا۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**لاہور ۸ر اگست۔** میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم کی خدمت میں لدھیانہ کے ایک مقتدر شہری نے ۲۰ ہزار روپیہ کی تھیلی اس غرض سے پیش کی۔ کہ اسے رفاہ عام کے کسی کام میں لگایا جائے چنانچہ صاحب موصوف نے اس سے سول ہسپتال اور ایک گرلز سکول قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**لاہور ۸ر اگست۔** حکومت نے اسمبلی میں جو وعدہ کیا تھا۔ اس کے مطابق سات مزید قرضہ بورڈ جاری کئے گئے ہیں یعنی سونی پت۔ دیپال پور۔ بھوال حصار۔ قصور۔ لائل پور اور ڈیرہ غازی خاں میں۔

**امرتسر ۸ر اگست۔** وزیر اعظم پنجاب آج شام یہاں وارد ہوتے اہل شہر اور حکام نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ بنیوں کے نمائندوں نے آپ کے خلاف مظاہرہ کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔

**شملہ ۸ر اگست۔** آج مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ سر ظفر اللہ خان لیڈر آف دی ہاؤس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ انشورنس کے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر غیر ہندوستانی کے تقرر کے خلاف کانگرس پارٹی نے تحریک التوا پیش کی مسلم لیگ پارٹی نے اس کے خلاف ووٹ دئے اور اس طرح یہ تحریک گر گئی۔ سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اس عہدہ کے لئے کوئی قابل ہندوستانی میسر نہیں آسکا۔

**لنڈن ۸ر اگست۔** روس اور جاپان کی تازہ چپقلش کے متعلق آمدہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ دونو ممالک کے مابین مصالحت کی کوششیں ناکام رہی ہیں کل جاپانی سفیر مقیم ماسکو نے روس کے وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے تجویز پیش کی۔ کہ متنازعہ جگہ سے دونو ممالک اپنی فوجیں ہٹالیں۔ اور ایک مشترکہ کمیشن سے سرحد کی تعیین کا فیصلہ کرالیا جائے لیکن روسی وزیر خارجہ نے یہ تجویز مسترد کر دی۔ اور کہا۔ کہ اگر جاپانیوں نے روسی علاقہ میں مداخلت کی۔ تو روس اپنی بری۔ بحری اور فضائی طاقت سے ان کا ناطقہ بند کر دے گا۔

**لنڈن ۷ر اگست۔** روما سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مسولینی نے سول کے تمام ملازموں کو حکم دیا ہے کہ وہ خواہ کسی درجہ کے ہوں۔ وردی پہن کے کام پر جایا کریں۔ مختلف درجوں کے ملازمین کے لئے وردی کے مختلف رنگ بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

**لنڈن ۷ر اگست۔** مشرق بعید کی خبریں مظہر ہیں۔ کہ شمالی چین میں جاپان کے خلاف بغاوت شروع ہوگئی ہے جو روز افزوں ہے۔ جاپانی فوجیں چونکہ بہت قلیل ہیں۔ اس لئے وہ اس کی روک تھام کرنے سے قاصر ہیں۔

**برلن ۷ر اگست۔** جرمنی کی بائیبل لیگ انجمن خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے۔ اس کے چند ممبروں کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے ملک میں اسلحہ سازی اور فوج میں بھرتی کے خلاف پروپیگنڈا کیا ان سب کو سنگین سزائیں دی گئی ہیں



ملزموں کے سرغنہ نے عدالت کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔ صرف یہ کہا کہ میرا استاد یسوع بھی پیلاطوس کی عدالت میں خاموش رہا تھا۔ اس لئے میں بھی خاموش رہوں گا۔

**ٹوکیو ۸ر اگست۔** آج بعد دوپہر روس کے ۱۲ ہوائی جہازوں نے کوریہ کے علاقہ پر سخت بمباری کی۔ جاپان کے جنگی دفتر کا اعلان ہے کہ ۶ ہوائی جہاز نیچے گرا دیئے گئے۔ ۲۰۰ جاپانی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

**لکھنؤ ۸ر اگست۔** مسز وجے لکشمی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ ۱۱ر اگست کو یورپ کے دورہ پر جانے والی تھیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

**ٹوکیو ۸ر اگست۔** پیکن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ چینی گورنمنٹ نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ بنک آف چین کے نوٹوں کی قیمت دس فیصدی کم ہوگئی ہے۔

**ڈیرہ اسمٰعیل خان ۸ر اگست** یہ افواہ مشہور ہے کہ قبائلیوں نے گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا ہے کہ ان کے جو آدمی سنٹرل جیل میں بند ہیں۔ رہا کر دیئے جائیں۔ ورنہ جیل پر حملہ کر کے ان کو چھڑا لیا جائے گا۔ جیل کے ارد گرد مورچے بنائے جا رہے ہیں۔ بارڈر پولیس بھی بلائی گئی ہے۔ گورنمنٹ کی اس قدر تیاریوں سے پبلک میں بھی خوف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ بعض ہندو پنجاب جا رہے ہیں۔

**سری نگر ۸ر اگست** یوم ذمہ دار حکومت کے متعلق شیخ عبداللہ اور پنڈت پریم ناتھ کو جو امتناعی احکام دیئے گئے تھے۔ انہوں نے ان کی خلاف ورزی



عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی